سوال

چار برس تک میرا عقد نکاح رہا، اوراس دوران ہم نے شرعی خلوت (یعنی دخول) بھی کی، اوراس کے بعد اختلاف پیدا ہوگئے اور طلاق ہوگئی، اور طلاق کے دوران مہر سے دستبرداری کا اعلان کیا گیا جب شرعی قاضی نے خاوند اور بیوی کو شرعی خلوت کے متعلق پوچھا تو دونوں نے انکار کیا، کیونکہ لڑکی کے گھر والے بھی موجود تھے؛ یہ علم میں رہے کہ یہ خلوت لڑکی کی موافقت سے ہوئی تھی لیکن لڑکی کے گھر والوں کو اس کا علم نہ تھا میرا سوال یہ ہے کہ آیا دونوں اطراف سے موافقت کے بعد قاضی کے سامنے جھوٹ بولنے کے بعد طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں، اوراس کے نتیجہ میں خاوند پر کیا مرتب ہوتا ہے، برائے مہربانی مجھے اس کے بارہ میں جواب دیں ؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

طلاق سے قبل شرعی خلوت کا ہونا یا نہ ہونے کا طلاق واقع ہونے سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ طلاق تو ہر حالت میں واقع ہوگی، اوراس کے متعلق قاضی کے سامنے جھوٹ بولنے کا طلاق واقع ہونے پر کوئی اثر نہیں ہوگا، لیکن جھوٹ بولنے والے کو گناہ ضرور ہے

بلکہ قاضی نے تو شرعی خلوت کے بارہ میں اس لیے دریافت کیا تھا کہ خلوت ہونے کی نتیجہ میں طلاق شدہ عورت کے حقوق واجبات زیادہ بنتے ہیں

اس پر دو چیزیں مرتب ہوتی ہیں :

پہلی :

جب طلاق دخول یا صحیح خلوت کے بعد طلاق دی جائے تو بیوی کو پورا مہر لینے کا استحقاق ہے

لیکن اگر صحیح خلوت سے پہلے ہی طلاق ہوجائے تو پھر عورت نصف مہر کی مستحق ٹھرتی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دواور تم نے ان کا مہر مقرر کردیا ہے تو جتنا مہر مقرر کیا گیا ہے انہیں اس کا نصف مہر دیا جا ئیگا، الا یہ کہ وہ خود معاف کردیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کردے، اور یہ کہ تم معاف کردو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو، یقینا اللہ تعالی جو تم عمل کرنے والے ہو وہ دیکھ رہا ہے .

تفصیلی بیان آپ سوال نمبر (97229) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں

دوسری :

اگر دخول یا صحیح خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو تو عورت پر شرعی عدت گزارنا واجب ہے

لیکن دخول یا صحیح خلوت سے قبل عدت واجب نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے (جماع) سے قبل طلاق دے دو تو ان پر کوئی عدت نہیں جسے وہ شمار کریں .

آپ نے جو بیان کیا ہے اس کی بنا پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ : عورت پورے مہر کی مستحق ہے ، اور اس پر تین حیض شرعی عدت گزارنا واجب ہوگی

اس لیے کہ عورت مہر سے دستبردار ہوچکی ہے چنانچہ اس حالت میں عورت پر اہم چیز شرعی عدت گزارنا واجب ہے ، اس لیے وہ نہ ت واس عدت کے دوران منگنی کر سکتی ہے اور نہ ہی شادی کر سکتی ہے

بلاشک وشبہ رخصتی سے قبل لڑکی کی بکارت اور کنوارہ پن ختم ہوجانا لڑکی کے گھر والوں کے لیے بہت بڑی پریشانی کا باعث ہے ، اسی لیے علماء کرام نے عقد نکاح کرنے والے شخص کو یہ تاکید کی ہے کہ جب عورت ابھی اپنے گھر میں ہی اور اس کی رخصتی نہ ہوئی ہو تو اس سے جماع نہ کرے ؛ کیونکہ اس میں بہت خرابیاں پیدا ہوتی ہیں

سوال میں جو بیان ہوا ہے وہ اس کی مثال ہے کہ نکاح کرنے والے شخص نے رخصتی سے قبل بیوی سے جماع کرلیا تو اس پر کیا خرابی مرتب ہوئی ہے ، اور پھر اس میں ایک اور یہ پریشانی بھی ہوتی ہے کہ جب لڑکی کا دوسرا نکاح ہوگا تو کیا اس کا نکاح کنواری ہونے کی حالت میں ہوگا ، جیسا کہ اس لڑکی کی ظاہری حالت ہے ، یا کہ وہ کنواری نہیں ، جیسا کہ حقیقت ہے ؟ اور اگر اس کے دوسرے خاوند کو پتہ چل گیا کہ وہ تو کنواری نہ تھی ؟

اس لیے ایسے عمل سے جس میں پریشانی اور شک پیدا ہونے کا خدشہ ہو سے دور رہنا ہی بہتر ہے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

143076